

## روم وژن قائم کرتا ہے - نمبر چھ

ایڈوینٹسٹ تاریخ کے نبوی تنازعات: دانی ایل 11:36 کے بارے میں یوریاہ سمتھ اور جیمز وائٹ کے درمیان تنازع کی تفہیم

Jeff Pippenger

2024-08-14

ہم نبوتی تنازع کے چھ خطوط کو زیر بحث لا رہے ہیں جو ایڈوینٹسٹ تحریک کی تاریخ میں 1798 سے لے کر آج تک رونما ہوئے ہیں۔

تاریخ اور نبوت میں خدا کا کلام حق اور باطل کے درمیان طویل عرصے سے جاری کشمکش کی تصویر پیش کرتا ہے۔ وہ کشمکش ابھی بھی جاری ہے۔ جو کچھ ہو چکا ہے، وہ دوبارہ ہوگا۔ پرانے تنازعات دوبارہ ابھارے جائیں گے، اور نئے نظریات مسلسل جنم لیتے رہیں گے۔ لیکن خدا کے لوگ، جنہوں نے اپنے ایمان اور نبوت کی تکمیل میں پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات کی منادی میں حصہ لیا ہے، جانتے ہیں کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔ ان کے پاس ایسا تجربہ ہے جو خالص سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ انہیں چٹان کی طرح مضبوطی سے کھڑا رہنا ہے، اپنے ابتدائی اعتماد کو آخر تک ثابت قدمی سے برقرار رکھنا ہے۔ منتخب پیغامات، کتاب 2، 109۔

پچھلے مضمون میں رومی طاقت سے متعلق پہلے اور آخری تنازع پر گفتگو کی گئی تھی، اور اب ہم اُس تنازع کو زیر بحث لائیں گے جو یوریاہ سمتھ اور جیمز وائٹ کے درمیان پیش آیا۔ یوریاہ سمتھ نے آیت چھتیس میں اپنی "ذاتی تعبیر" شامل کر دی۔

آیت 36۔ اور بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق عمل کرے گا؛ اور اپنے آپ کو بلند کرے گا اور ہر معبود سے بڑھ کر اپنے آپ کو بڑا بنائے گا، اور معبودوں کے خدا کے خلاف عجیب باتیں کہے گا، اور قہر کے پورا ہونے تک کامیاب رہے گا؛ کیونکہ جو ٹھہرایا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

یہاں جس بادشاہ کا ذکر کیا گیا ہے وہ اسی طاقت پر دلالت نہیں کر سکتا جس کا آخری بار ذکر ہوا تھا؛ یعنی پاپائی طاقت؛ کیونکہ اگر بیان کردہ خصوصیات کو اس طاقت پر منطبق کیا جائے تو وہ صادق نہیں آئیں گی۔ یوریاہ سمتھ، ڈینیئل اینڈ دی ریولیشن، 292۔

سمتھ نے یہ تسلیم کیا کہ پچھلی آیت میں جس قوت کا ذکر ہے وہ "پاپائی روم" ہے، مگر وہ دعویٰ کرتا ہے کہ چھتیسویں آیت کی خصوصیات ایسی نبوی خصوصیات نہیں جو پاپائی روم کی شناخت کرائیں۔ یہ دعویٰ غلط ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ 1863 کی بغاوت میں احبار باب چھبیس کے "سات وقت" کو ایک طرف رکھ دیا گیا، اور لہذا حقوق کی دونوں تختیوں میں "سات وقت" کی نمائندگی بھی رد کر دی گئی۔ 1843 اور 1850 کے دونوں چارٹ اپنے عین وسط میں "سات وقت" دکھاتے ہیں، اور دونوں تصویریں "سات وقت" کی لکیر کے درمیان صلیب کو رکھتی ہیں۔ جب 1856 میں "سات وقت" کی نئی روشنی آئی اور بعد ازاں اسے رد کر دیا گیا، تو اس نے حقوق کی دونوں تختیوں کے رد ہونے کے ساتھ ساتھ روح نبوت کے اختیار کے بھی رد ہونے کو نشان زد کیا، جو نہایت واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ دونوں چارٹ خدا کی ہدایت سے تیار کیے گئے تھے۔

سسٹر وائٹ کے مطابق شیطان کا آخری فریب یہ ہے کہ خدا کی روح کی گواہی کوے اثر کر دیا جائے، اور یہاں پہلا فریب بھی یہی تھا کہ خدا کی روح کی گواہی کوے اثر کیا جائے؛ اور اس کے ساتھ دو چارٹوں پر درج بنیادی سچائیوں، بالخصوص سات زمانے، کی بیک وقت نفی بھی کی گئی تھی۔

1863 کی بغاوت کے وقت، یہ کوئی اور نہیں بلکہ اُریاہ اسمتھ ہی تھا جس نے 1863 کا جعلی چارٹ تیار کیا، جس نے "سات زمانوں" کی لکیر کو حذف کر دیا۔ 1863 تک اُریاہ اسمتھ "سات زمانوں" کی روشنی پر آنکھیں بند کر چکا تھا، اور یہ دیکھنے سے قاصر تھا کہ دو "قہر" ہیں جن کی نشاندہی دانی ایل کرتا ہے۔ یہ دونوں قہر اسرائیل کی شمالی مملکت اور یہوداہ کی جنوبی مملکت کے خلاف "سات زمانوں" کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پہلا دس شمالی قبائل کے خلاف 723 قبل مسیح میں شروع ہوا اور 1798 میں ختم ہوا، اور دوسرا 677 قبل مسیح میں شروع ہوا اور 1844 میں ختم ہوا۔

جبرائیل باب آٹھ میں دانی ایل کے پاس ماراہ کی روپا کی وضاحت کرنے آیا، اور اپنے کام کے سلسلے میں اُس نے 1844 کے لیے دوسری شہادت دی۔ دانی ایل کے باب آٹھ کی تیئیس سو سالہ مدت 1844 میں اختتام پذیر ہوئی، اور اسی طرح شمالی اور جنوبی سلطنتوں کے خلاف دو غصوں میں سے آخری بھی ختم ہوا۔

اور اُس نے کہا، دیکھ، میں تجھے بتا دوں گا کہ قہر کے آخری انجام میں کیا ہوگا، کیونکہ مقررہ وقت پر خاتمہ ہوگا۔ دانی ایل 8:19

آخری انجام اس بات کو فرض کرتا ہے کہ ایک پہلا انجام بھی ہے۔ دو غصوں میں سے آخری، جو محض "سات زمانوں" کا ایک اور بیان ہے، 1844 میں ختم ہوا، اور پہلا غضب 1798 میں ختم ہوا۔ وہ آیت جس کے بارے میں سمتھ نے دعویٰ کیا تھا کہ اس میں پاپائی اقتدار کی کوئی تصریح نہیں تھی، اسی نے اس سال کی نشاندہی کی جب پاپائیت کو اپنا مہلک زخم لگنا تھا۔

اور بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق کرے گا؛ اور وہ اپنے آپ کو سربلند کرے گا اور ہر ایک معبود سے بڑھ کر اپنے آپ کو بڑا بنائے گا، اور خداؤں کے خدا کے خلاف عجیب باتیں کہے گا، اور وہ کامیاب رہے گا جب تک قہر تمام نہ ہو جائے؛ کیونکہ جو ٹھہرایا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ دانی ایل 11:36۔

"آیت چھتیس میں "بادشاہ" "غضب پورا ہونے تک کامیاب رہے گا"۔ غور کیجئے کہ سمتھ اسی کتاب میں دانی ایل باب آٹھ، آیات تئیس اور چوبیس کے بارے میں کیا لکھتا ہے جہاں وہ دعویٰ کرتا ہے کہ پاپائی قوت کے پاس آیت چھتیس کو پورا کرنے کے لیے درست اوصاف موجود نہیں ہیں۔

آیت 23۔ اور ان کی بادشاہی کے آخری زمانہ میں، جب خطاکار اپنی شرارت کی انتہا کو پہنچ جائیں گے، ایک سخت چہرے والا اور پراسرار باتوں کی سمجھ رکھنے والا بادشاہ کھڑا ہوگا۔ 24۔ اور اس کی قدرت زور آور ہوگی، مگر اپنی قوت سے نہیں؛ اور وہ حیرت انگیز طور پر ہلاک کرے گا، اور کامیاب بھی ہوگا اور اپنی کاروائیاں جاری رکھے گا، اور زور آوروں اور مقدس لوگوں کو تباہ کرے گا۔ 25۔ اور اپنی حکمت عملی کے باعث وہ فریب کو اپنے ہاتھ میں کامیاب کرے گا؛ اور اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا بنائے گا، اور امن کے ذریعے بہتوں کو ہلاک کرے گا؛ وہ سرداروں کے سردار کے خلاف بھی کھڑا ہوگا، لیکن وہ بغیر ہاتھ کے ٹوٹ جائے گا۔

یہ قوت ان کی بادشاہی کے آخری زمانے میں بکری کی بادشاہی کے چار حصوں کی جانشین بنتی ہے، یعنی جب ان کے دور حکومت کا اختتام قریب تھا۔ یہ، یقیناً، آیت 9 اور اس کے بعد والی آیات کی چھوٹی سینگ ہی ہے۔ اسے روم پر منطبق کریں، جیسا کہ آیت 9 پر کیے گئے تبصرے میں بیان کیا گیا ہے، تو سب کچھ ہم آہنگ اور واضح ہو جاتا ہے۔

'سخت صورت والا بادشاہ' موسیٰ، اسی قوت کی طرف سے یہودیوں پر آنے والی سزا کی پیشین گوئی کرتے ہوئے، اسے 'سخت صورت والی قوم' کہتے ہیں۔ Deut. 28:49, 50۔ جنگی صف آرائی میں رومیوں سے زیادہ ہیبت ناک منظر کسی قوم نے پیش نہیں کیا۔ 'غامض باتیں سمجھنے والا' موسیٰ اسی مذکورہ عبارت میں کہتے ہیں، 'جس کی زبان تو نہ سمجھے گا'۔ یہ بات یہودیوں کے حوالے سے بابلیوں، فارسیوں یا یونانیوں کے بارے میں نہیں کہی جا سکتی تھی؛ کیونکہ کلدانی اور یونانی زبانیں فلسطین میں کم و بیش استعمال ہوتی تھیں۔ تاہم لاطینی کے ساتھ ایسا نہ تھا۔

"جب خطاکار اپنی سرکشی کی انتہا تک پہنچ جائیں۔" ابتدا سے ہی خدا کی قوم اور اُن کے ظلم ڈھانے والوں کے درمیان تعلق کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ یہ اُسی کی قوم کی خطاؤں ہی کے سبب تھا کہ وہ غلامی میں بیچ دیے گئے۔ اور گناہ پر قائم رہنے کے باعث انہیں اور بھی سخت سزا ملی۔ یہودی بطور قوم اخلاقی طور پر کسی بھی زمانے میں اس سے زیادہ بگڑے ہوئے نہ تھے جتنا اُس وقت جب وہ رومیوں کی حکمرانی کے تحت آئے۔

'طاقتور، مگر اپنی ہی قوت سے نہیں۔' رومیوں کی کامیابی بہت حد تک اپنے حلیفوں کی مدد اور اپنے دشمنوں کے مابین اختلافات کی مرہون منت تھی، جن سے فائدہ اٹھانے کے لیے وہ ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ پاپائی روم بھی ان دنیوی طاقتوں کے ذریعے طاقتور تھا جن پر وہ روحانی اختیار رکھتا تھا۔

'وہ عجیب طور پر تباہ کرے گا۔' خداوند نے نبی حزقی ایل کے وسیلے سے یہودیوں سے کہا کہ وہ انہیں ایسے آدمیوں کے حوالے کر دے گا جو 'تباہ کرنے میں ماہر' ہوں؛ اور رومی فوج کے ہاتھوں یروشلم کی تباہی کے وقت گیارہ لاکھ یہودیوں کا قتل عام نبی کے کلام کی ایک ہولناک تصدیق تھا۔ اور روم اپنے دوسرے، یعنی پاپائی، مرحلے میں پانچ کروڑ شہیدوں کی موت کا ذمہ دار تھا۔

"اور اپنی تدبیر کے وسیلے سے وہ مکر و فریب کو اپنے ہاتھ میں کامیاب کرے گا۔" روم مکر و فریب کی پالیسی کی بنا پر تمام دوسری طاقتوں سے بڑھ کر ممتاز رہا ہے، جس کے ذریعے اس نے قوموں کو اپنے زیر نگین کر لیا۔ یہ بات بت پرست اور پاپائی دونوں روم پر صادق آتی ہے۔ اور یوں سلامتی کے ذریعے اس نے بہتوں کو ہلاک کیا۔

اور روم نے آخرکار، اپنے ایک حاکم کی صورت میں، امیر الامراء کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا، یسوع مسیح کے خلاف سزائے موت کا حکم سناتے ہوئے۔ لیکن وہ بغیر ہاتھ کے ٹوٹ جائے گا، یہ وہ عبارت ہے جو اس قوت کی تباہی کو باب دوم کی مورت پر پڑنے والی ضرب کے ساتھ ایک قرار دیتی ہے۔ یوریاہ اسمتھ، دانی ایل اور مکاشفہ، ۲۰۲-۲۰۴۔

سمتھ اس عبارت میں دو بار یہ واضح کرتا ہے کہ بت پرست اور پاپائی روم کی نبوی خصوصیات آپس میں قابل تبادلہ ہیں، کیونکہ وہ محض روم کے دو مراحل میں اس کے ظہور کی صورتیں ہیں؛ جیسے دانی ایل باب دوم میں لوہے اور مٹی کی آمیزش، جنہیں سسٹر وائٹ کلیسائی سیاست اور ریاستی سیاست کی علامتیں قرار دیتی ہیں۔ جب دانی ایل ان آیات میں جن پر سمتھ بحث کر رہا ہے یہ بیان کرتا ہے—کہ روم "کامیاب ہوگا، اور عمل کرے گا"، اور یہ کہ روم "فریب کو اپنے ہاتھ میں کامیاب کرے گا"—تو سمتھ دعویٰ کرتا ہے کہ آیت چھتیس میں وہ "بادشاہ" جو "جب تک قہر پورا نہ ہو جائے کامیاب رہے گا"، بت پرست اور پاپائی روم دونوں کی ایک نبوی خصوصیت کی نشان دہی کرتا ہے۔ پھر وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ آیت چھتیس میں روم کی کوئی بھی خصوصیت پاپائی قوت کی طرف اشارہ نہیں کرتی۔

ہم نے سمتھ کا حوالہ دیا ہے اس بات کی تائید کے لیے کہ رُیا کو قائم کرنے والے لٹیرے روم ہیں، اور چودھویں آیت میں چار نبوی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ روم اپنے آپ کو بلند کرتا ہے۔

اور انہی دنوں میں بہت سے لوگ جنوب کے بادشاہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے؛ اور تیری قوم کے غارتگر بھی رُیا کو پورا کرنے کے لیے خود کو سر بلند کریں گے، لیکن وہ گر جائیں گے۔ دانی ایل 11:14.

سمتھ کا دعویٰ ہے کہ آیت چھتیس میں بادشاہ کی بیان کردہ خصوصیات پاپائی قوت سے مطابقت نہیں رکھتیں، حالانکہ اس نے پہلے یہ دفاع کیا تھا کہ آیت چودہ میں اپنے آپ کو بلند کرنے والا روم ہے۔ پھر بھی آیت چھتیس کا بادشاہ "اپنے آپ کو بلند کرے گا"۔ اسی آیت چھتیس کا وہی بادشاہ "خداؤں کے خدا کے خلاف حیرت انگیز باتیں کہے گا"۔ دانیال میں پاپائی قوت "خدا تعالیٰ کے خلاف بڑے بڑے کلمات بولے گی"، اور مکاشفہ کی کتاب میں پاپائی قوت خدا تعالیٰ کے خلاف کفرآمیز باتیں کرتی ہے۔

اور اسے ایک ایسا منہ دیا گیا جو بڑی بڑی باتیں اور کفر گوئی کرتا تھا؛ اور اسے اختیار دیا گیا کہ بیالیس مہینے تک قائم رہے۔ اور اس نے خدا کے خلاف کفر گوئی کرنے کے لیے اپنا منہ کھولا، تاکہ اس کے نام، اس کے مسکن، اور آسمان میں بسنے والوں کے خلاف کفر گوئی کرے۔ مکاشفہ 13:5، 6۔

پوپائی اقتدار کے بارے میں پیشگوئی کی ہر خصوصیت کی نشاندہی آیت چھتیس میں کی گئی ہے۔

اور بادشاہ اپنی مرضی کے مطابق کرے گا؛ اور وہ اپنے آپ کو سر بلند کرے گا اور ہر ایک معبود سے بڑھ کر اپنے آپ کو بڑا بنائے گا، اور خداؤں کے خدا کے خلاف عجیب باتیں کہے گا، اور وہ کامیاب رہے گا جب تک قہر تمام نہ ہو جائے؛ کیونکہ جو ٹھہرایا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ دانی ایل 11:36۔

انسانی مفسرین اکثر ناقابل اعتماد ہوتے ہیں، لیکن بہت سے ایڈونٹسٹ مفسرین اس واضح حقیقت کی گواہی دیتے ہیں کہ جب رسول پولس نے گناہ کے آدمی کو مخاطب کیا تو تھسلنیکوں کے نام اپنے دوسرے خط میں وہ آیت چھتیس ہی کا پیرایہ بدل کر بیان کر رہے تھے۔

کوئی شخص کسی بھی طرح تمہیں دھوکہ نہ دے، کیونکہ وہ دن نہ آئے گا جب تک پہلے ارتداد نہ ہو اور گناہ کا آدمی، یعنی ہلاکت کا بیٹا، ظاہر نہ ہو؛ جو مخالفت کرتا ہے اور اپنے آپ کو ہر اس چیز سے جو خدا کہلاتی ہے یا جس کی پرستش کی جاتی ہے بلند کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ خدا کی طرح خدا کے بیکل میں بیٹھتا ہے اور اپنے آپ کو یہ دکھاتا ہے کہ وہ خدا ہے۔ ۲ تھسلنیکوں ۲:۲، ۳۔

آیت چھتیس کہتی ہے کہ "وہ اپنے آپ کو بلند کرے گا، اور ہر ایک معبود سے بڑھ کر اپنے آپ کو عظیم کرے گا"، اور پولس کہتا ہے: "گناہ کا آدمی ظاہر ہو، ہلاکت کا بیٹا؛ جو ہر اس چیز کی مخالفت کرتا ہے اور اپنے آپ کو اس سے بلند کرتا ہے جو خدا کہلاتی ہے یا جس کی عبادت کی جاتی ہے۔" صاف ظاہر ہے کہ اسمتھ کے پاس یہ دعویٰ کرنے کا کوئی نبوی اختیار نہ تھا کہ آیت چھتیس کا بادشاہ اس بادشاہ سے مختلف ہے جو آیت چھتیس سے پہلے والی آیات میں زیر بحث ہے۔ نحوی طور پر اس کے پاس اپنی غلط تطبیق کے لیے کوئی جواز نہ تھا، اور اس کا یہ دعویٰ کہ اس نے یہ اس لیے کیا کہ آیت چھتیس میں پاپائی اقتدار کی کوئی خصوصیات نہیں پائی جاتیں، کلام مقدس کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کے مترادف تھا تاکہ ایک ذاتی تعبیر قائم کی جا سکے۔

اور ہمارے پاس نبوت کا اور بھی زیادہ یقینی کلام ہے؛ جس پر توجہ دینا تمہارے لیے اچھا ہے، گویا کسی اندھیری جگہ میں چمکتی ہوئی روشنی پر، جب تک دن نہ نکلے اور صبح کا ستارہ تمہارے دلوں میں طلوع نہ ہو؛ سب سے پہلے یہ جان لو کہ کتاب مقدس کی کوئی نبوت کسی ذاتی تاویل پر مبنی نہیں۔ کیونکہ نبوت پہلے زمانہ میں انسان کی مرضی سے نہیں آئی، بلکہ خدا کے مقدس آدمیوں نے روح القدس کی تحریک سے کلام کیا۔ ۲-پطرس ۱:۱۹-۲۱۔

لاوڈیسیائی ایڈونٹسٹ ازم کے برسوں کے دوران بہت سے ایڈونٹسٹ الہیات دان، پادری اور مصنفین اس بات پر گفتگو کرتے رہے ہیں کہ ان کے نزدیک اسمتھ کی تطبیق درست ہے یا غلط۔ اسٹریلوی پادری لوئیس وئیر، جو مدتوں پہلے وفات پا چکے ہیں، نے اپنی خدمت کلیسیا کا بڑا حصہ اسمتھ کے جھوٹے نبوی ماڈل کی مخالفت میں صرف کیا۔ ان کی مخالفت کی وجہ صرف یہ نہیں تھی کہ اسمتھ نے آخر کار آیت پینتالیس میں اپنے انجام کو پہنچنے والے بادشاہ کی شناخت ترکی کے طور پر کی تھی، بلکہ اسمتھ کے موقف نے آرمگیڈن کی غلط تطبیق بھی پیش کی۔ انیس سو اسی کی دہائی کے لگ بھگ ایک ایڈونٹسٹ مصنف نے ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا: 'ایڈونٹسٹ اور آرمگیڈن: کیا ہم نے نبوت کو غلط سمجھا ہے؟' مصنف کا نام ڈونلڈ مینسیل ہے، اور یہ کتاب اب بھی دستیاب ہے۔

مینسل پہلی اور دوسری عالمی جنگ تک کی تاریخ کا جائزہ لیتا ہے اور دکھاتا ہے کہ جب دونوں جنگیں قریب آتی دکھائی دیں تو ایڈونٹسٹ مبلغین نے اسمتھ کے اس غلط اطلاق کو کہ ترکی کا حقیقی یروشلم کی طرف پیش قدمی کرنا آرمگیڈن اور دنیا کے خاتمے کی نشانی ہوگی، استعمال کرنا شروع

کر دیا۔ وہ چرچ کی رکنیت کے ریکارڈ سے یہ ثابت کرتا ہے کہ جیسے جیسے ہر جنگ قریب آئی، مبشرین کے اس نبوتی زور کے نتیجے میں، جو سمتھ کے آرمگیڈن کے ناقص تصور سے ماخوذ تھا، بہت سی جانبیں ایڈونٹسٹ چرچ کی رکنیت میں شامل ہوئیں۔

جب کسی بھی جنگ کا خاتمہ ہوا، اور غلط پیش گوئیاں پوری نہ ہوئیں، تو چرچ نے اتنے سے زیادہ ارکان کھو دیے جتنے اس نبوی ماڈل کی بدولت حاصل کیے تھے جو سمتھ نے وضع کیا تھا۔

ملیرائٹس کے بنیادی پیغام کو سمتھ کی جانب سے مسترد کرنے اور دانیال کی آیات چھتیس سے پینتالیس کی اپنی ذاتی تعبیر کو فروغ دینے کی اس کی آمادگی کے نتیجے میں، سمتھ کی منطق نے موجودہ واقعات پر مبنی ایک نبوی نمونہ تشکیل دیا۔

دانی ایل باب گیارہ کی آخری آیت میں جس بادشاہ کا خاتمہ ہوتا ہے، اس کے بارے میں سمتھ اور جیمز وائٹ کے درمیان ہونے والی بحث میں، جیمز وائٹ نے ایسی منطق پیش کی جس نے مختصر طور پر سمتھ کی ریتیلی نبوی بنیاد کی عکاسی کی۔ وائٹ نے یہ تعلیم دی کہ "نبوت تاریخ کو پیدا کرتی ہے، مگر تاریخ نبوت کو پیدا نہیں کرتی۔"

ایڈونٹزم کے وہ مبشرین جو دونوں جنگوں سے پہلے سرگرم تھے، ابھرتے ہوئے تاریخی واقعات کو سمتھ کے آرمگیڈن کے بارے میں ناقص پیش گوئی کے نمونے کو پیش کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے، اور ان کا کام، جو جنگوں سے قبل بہت بابرکت دکھائی دیتا تھا، اس وقت خالص نقصان پر منتج ہوا جب یہ ثابت ہو گیا کہ وہ پیش گوئی کا نمونہ ایک ذاتی تعبیر پر مبنی تھا۔

جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو، جو تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں، مگر اندر سے پہاڑ کھانے والے بھیڑے ہیں۔ تم ان کے پهلوں سے انہیں پہچانو گے۔ کیا لوگ کانٹوں سے انگوڑیاں یا اونٹ کٹارے سے انجیر چنتے ہیں؟ اسی طرح ہر اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے، مگر برا درخت برا پھل لاتا ہے۔ اچھا درخت برا پھل نہیں لا سکتا، اور نہ برا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔ ہر وہ درخت جو اچھا پھل نہیں لاتا، کاٹ کر آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ پس ان کے پهلوں سے تم انہیں پہچانو گے۔ متی 7:15-20۔

سمتھ کی یہ آمادگی کہ وہ آیت چھتیس میں بادشاہ کے بارے میں اپنا مخصوص نبوتی تصور فروغ دے، اس کا یہ بھی نتیجہ نکلا کہ اس نے چھٹی بلا اور آرمگیڈن کی غلط تطبیق وضع کی۔

اور چھٹے فرشتہ نے اپنا پیالہ بڑے دریائے فرات پر اُنڈیل دیا؛ اور اس کا پانی خشک ہو گیا تاکہ مشرق کے بادشاہوں کے لیے راستہ تیار ہو جائے۔ اور میں نے تین ناپاک ارواح کو، جو مینڈکوں کی مانند تھیں، اڑدبا کے منہ سے، اور حیوان کے منہ سے، اور جھوٹے نبی کے منہ سے نکلتے دیکھا۔ کیونکہ وہ شیطانوں کی ارواح ہیں جو معجزے دکھاتی ہیں، اور زمین بھر کے بادشاہوں کے پاس جاتی ہیں تاکہ انہیں خدا قادر مطلق کے اُس بڑے دن کی لڑائی کے لیے جمع کریں۔ دیکھ، میں چور کی مانند آتا ہوں۔ مبارک ہے وہ جو جاگتا رہتا ہے اور اپنے کپڑے سنبھالے رکھتا ہے، تاکہ وہ ننگا نہ پھرے اور لوگ اس کی شرمندگی نہ دیکھیں۔ اور اس نے انہیں ایک جگہ پر جمع کیا جس کا عبرانی زبان میں نام ہرمجدون ہے۔ مکاشفہ 16:12-16۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی واضح کر چکے ہیں، چھٹی آفت انسانی آزمائشی مہلت کے ختم ہونے کے بعد آتی ہے، اس لیے اپنے لباس محفوظ رکھنے کی جو تنبیہ ہے، وہ لازماً اُس آزمائشی مسئلے کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اُس وقت سے پہلے پیش آتا ہے جب میکائیل کھڑا ہوتا ہے، انسانی آزمائشی مہلت ختم ہوتی ہے اور پہلی آفت شروع ہوتی ہے۔ چھٹی آفت اژدر، درندہ اور جھوٹے نبی کی سرگرمیوں کی نشاندہی کرتی ہے، جو تین گانہ اتحاد کی حیثیت سے قریب الوقوع اتوار کے قانون پر یکجا ہوتے ہیں۔ یہی تین گانہ اتحاد جدید روم ہے، اور جدید روم کے اس تین گانہ اتحاد کی نشاندہی اور قیام کی علامت 'تمہاری قوم کے غارت گر' ہیں، جو 'رؤیا کو قائم کرنے کے لیے اپنے آپ کو بلند کرتے ہیں' اور 'گر جاتے ہیں'۔

چھٹی بلا کی تنبیہ، جب سمجھ لی جائے، ایک شخص کو اپنا لباس محفوظ رکھنے کے قابل بناتی ہے، لیکن اگر اسے رد کر دیا جائے تو یہ ایک شخص کو ننگا کر دیتی ہے، جو لاودکیہ کے لوگوں کی پانچ خصوصیات میں سے ایک ہے۔ اس انتباہ کو ثابت کرنے والی علامت "تیرے لوگوں کے لٹیرے" ہیں، جو اپنے آپ کو بلند کرتے ہیں اور بالآخر گر جاتے ہیں۔ سلیمان نے کہا کہ اگر خدا کے لوگوں کے پاس وہ رُبا نہ ہو تو وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔

جہاں رویا نہ ہو، وہاں قوم ہلاک ہو جاتی ہے؛ لیکن جو شریعت پر عمل کرتا ہے، وہ خوش نصیب ہے۔  
امثال 18:29۔

عبرانی لفظ "perish" کا مطلب "عریاں کرنا" ہے، اور یوحنا نے لکھا، "مبارک ہے وہ جو جاگتا ہے اور اپنے کپڑے محفوظ رکھتا ہے تاکہ ننگا نہ پھرے اور لوگ اس کی شرمندگی نہ دیکھیں۔" سمتھ شمال کے بادشاہ کے بارے میں غلط تھا، اور اس جھوٹی نبوتی بنیاد نے اسے ایک ایسی نبوتی تطبیق وضع کرنے کی اجازت دی جو اگر قبول کر لی جائے تو عریانی پیدا کرتی ہے، جو لاودکیوں کی علامت ہے جنہیں خداوند کے منہ سے اگل دیا جاتا ہے۔

سمتھ کو نبیہ کے شوہر جیمز وائٹ سے 'شمال کے بادشاہ' کی اپنی نئی، غلط شناخت پر بحث کرنے میں کوئی دشواری نہ تھی۔ ایڈونٹسٹ مورخین اور سسٹر وائٹ اپنے مشہور اختلاف پر گفتگو کرتے ہیں۔ ایلن وائٹ نے اپنے شوہر اور سمتھ دونوں کو اس بات پر ملامت کی کہ دانیال باب گیارہ میں 'شمال کے بادشاہ' سے کس کی نمائندگی مقصود ہے، اس بارے میں اپنے اختلاف رائے کو انہوں نے عوام کے سامنے آنے دیا۔ 1844 کی عظیم مایوسی کے بعد ایڈونٹسٹ کی بالکل پہلی اشاعت میں، جیمز وائٹ نے لکھا:

مجھے پورا یقین ہے کہ 1844 کے ساتویں مہینے میں یسوع اٹھ کھڑے ہوئے، دروازہ بند کیا، اور اپنی بادشاہی حاصل کرنے کے لیے قدیم الایام کے حضور آئے۔ دیکھیے: لوقا 13:25؛ متی 25:10؛ دانی ایل 7:13، 14۔ لیکن میکائیل کا کھڑا ہونا (دانی ایل 12:1) ایک اور مقصد کے لیے ایک اور واقعہ معلوم ہوتا ہے۔ 1844 میں اُس کا اٹھنا اس لیے تھا کہ دروازہ بند کرے، اور اپنی بادشاہی اور سلطنت کرنے کا اختیار پانے کے لیے اپنے باپ کے پاس آئے؛ لیکن میکائیل کا کھڑا ہونا اس کی بادشاہانہ قدرت کو ظاہر کرنے کے لیے ہے، جو وہ پہلے ہی رکھتا ہے، بدکاروں کی ہلاکت اور اپنی قوم کی رہائی میں۔ جب باب 11 کی آخری قوت اپنے انجام کو پہنچے گی اور اس کا مددگار کوئی نہ ہوگا، تو میکائیل کھڑا ہوگا۔ یہ قوت خدا کی حقیقی کلیسیا کو روندنے والی آخری قوت ہے؛ اور چونکہ حقیقی کلیسیا اب بھی ساری مسیحیت کی طرف سے روندی اور نکالی جا رہی ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آخری ظلم کرنے والی قوت ابھی 'اپنے انجام کو نہیں پہنچی'؛ اور میکائیل کھڑا نہیں ہوا۔ پاکوں کو روندنے والی یہ آخری قوت مکاشفہ 11:13-18 میں دکھائی گئی ہے۔ اُس کا عدد 666 ہے۔ جیمز وائٹ، چھوٹے ریور کے لیے ایک کلمہ، 8۔

جب سمتھ نے "دانیال کے باب گیارہ میں آخری قوت" کے موضوع پر اپنی نام نہاد "نئی روشنی" پیش کی، تو جیمز وائٹ نے سمتھ کی تطبیق کو نئی روشنی نہیں بلکہ بنیادوں پر حملہ سمجھا۔ دانیال باب گیارہ میں روم کو "شمال کا بادشاہ" قرار دینے کے بارے میں جو تنازعہ اوریاہ سمتھ اور جیمز وائٹ کے درمیان ہوا، اس کے کچھ مخصوص اوصاف ہیں، جنہیں بطور طالب علم نبوت ہمیں روم کی علامت کے بارے میں ایڈونٹسٹ تاریخ کی دیگر بحثوں کے ساتھ جمع کرنا چاہیے۔

ان خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں ذاتی تعبیر متعارف کرائی گئی۔ ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اس ذاتی تعبیر کا اطلاق سادہ قواعد زبان کو توڑ مروڑے کا متقاضی ہے، کیونکہ سمتھ نے نہ صرف اس بات کو نظر انداز کیا کہ آیت چھتیس کی ہر نبوی خصوصیت روم کو مخاطب کرتی ہے، بلکہ اس نے اس امر کو بھی نظر انداز کیا کہ نحوی ساخت کا تقاضا ہے کہ آیت چھتیس کا بادشاہ وہی ہو جو گزشتہ عبارت میں بیان کیا گیا ہے۔

ایک اور بات یہ ہے کہ ذاتی تعبیر بنیادی سچائیوں کے رد کے مترادف تھی۔ ایک اور بات یہ ہے کہ یہ روح نبوت کے اختیار کے رد کی نمائندگی کرتی ہے۔ ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ روم سے متعلق پہلا غلط تصور ایک ایسے نبوتی ماڈل تک لے جاتا ہے جو ایک شخص کو، جب وہ انسانی مہلت آزمائش کے خاتمے کے قریب پہنچتا ہے، اپنے لباس سنبھالے رکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ایک اور بات یہ تھی کہ اپنی ذاتی تعبیر کو سرعام فروغ دینے کی آمادگی تھی۔ ایک اور بات یہ ہے کہ ذاتی تعبیر کو ہمیشہ "نئی روشنی" قرار دیا جاتا ہے۔ یہ تمام اوصاف "تیری قوم کے لٹیرے" کے بارے میں موجودہ بحث میں پائے جاتے ہیں۔

جب روم کے آخری تنازعے کو، جس کی تمثیل روم کے پہلے تنازعے سے ہوئی تھی جو "تمہارے لوگوں کے لٹیرے" کی نشاندہی کرتا تھا، اوریہ اسمتھ اور جیمز وائٹ کے تنازعے کی نبوتی لکیر کے ساتھ یکجا کیا جائے گا تو ہم دیکھیں گے کہ ایک طبقہ اپنا نبوتی نمونہ ایک ذاتی تعبیر پر استوار کر رہا ہوگا، جو بنیادی سچائی کو رد کرتی ہے۔

بنیادی حقائق کی نفی خود بخود روح نبوت کے اختیار کی نفی کے مترادف ہے، جو ان بنیادی حقائق کا نہایت مضبوطی سے دفاع کرتی ہے۔ وہ طبقہ اپنے نقطہ نظر کو عوامی طور پر پیش کرنے پر بھی آمادہ ہوگا، قطع نظر اس کے کہ اس تعلیم کے دنیا بھر میں خدا کے لوگوں پر ممکنہ اثرات کے بارے میں کیا خدشات اٹھائے جا سکتے ہیں۔

1844ء کے فوراً بعد، ایڈونٹ ازم کی پہلی نسل میں روم کے بارے میں ایک اور تنازعہ پیش کیا گیا۔ وہ تنازعہ بحث و مباحثہ کا موضوع بنا رہا، یہاں تک کہ ایڈونٹ ازم کی تیسری نسل میں اس غلط نقطہ نظر کو قبول کر لیا گیا۔ ہم "روزانہ" کے اس تنازعے کو ان چھ لکیروں میں سے چوتھی کے طور پر لیں گے جن پر ہم اس وقت "لائن اپون لائن" کے نمونے میں غور کر رہے ہیں۔

لیکن روم کے تنازعات کی چوتھی لکیر کو زیر بحث لانے سے پہلے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ گزشتہ مضمون میں، جب ہم دانی ایل کے باب گیارہ کی آیت دس پر گفتگو کر رہے تھے، ہم نے کہا تھا: "آیت دس لاویوں باب چھبیس کے 'سات گنا' کو بھی پوشیدہ تاریخ کے ساتھ براہ راست جوڑتی ہے، مگر سچائی کی یہ لکیر اس بحث کے دائرے سے باہر ہے جسے ہم یہاں پیش کر رہے ہیں۔"

یوریاہ سمتھ 1863 میں "سات اوقات" کو رد کرنے میں پیش پیش تھا۔ اس نے اس موضوع پر علم میں ہونے والے اس اضافے کو بھی رد کر دیا تھا جو اسی موضوع پر لکھے گئے مضامین میں پیش کیا گیا تھا، جنہیں بیرام ایڈسن نے قلم بند کیا اور 1856 میں ریویو میں شائع کئے گئے تھے۔ سمتھ کا اس تحریک سے وابستہ ہونا جو "سات اوقات" پیش کرتی تھی، مگر پھر اسی موضوع پر علم میں ہونے والے اضافے کو اس کا بعد ازاں رد کر دینا—اس کے مضمرات بھی اس بحث کے موضوع سے باہر ہیں جو "شمال کے بادشاہ" کے موضوع پر اس "نئی روشنی" کے سمتھ کے متعارف کرانے کی خصوصیات سے متعلق ہے جس کا وہ دعویٰ کرتا تھا؛ تاہم جب ہم روم سے متعلق ایڈونٹسٹ تنازعات کے سلسلے کا اپنا جائزہ مکمل کریں گے، تو ہم دانی ایل کے باب گیارہ کی آیت دس کی اہمیت کی طرف بھی لوٹیں گے، اور اس بات کی طرف بھی کہ 1856 میں "سات اوقات" پر علم میں اضافہ آنے کے ساتھ جو لاودیکیائی پیغام آیا تھا، اسے سمتھ کے رد کرنے سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔

"پہلے، دوسرے، اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات کے حوالے سے ہمارا ایمان درست تھا۔ وہ عظیم سنگ میل جن سے ہم گزر چکے ہیں، غیر متزلزل ہیں۔ اگرچہ دوزخ کے لشکر انہیں ان کی بنیاد سے اکھاڑ پھینکنے کی کوشش کریں اور یہ سوچ کر فتح منائیں کہ وہ کامیاب ہو گئے ہیں، پھر بھی وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ سچائی کے یہ ستون ابدی پہاڑوں کی طرح مضبوطی سے قائم ہیں، انسانوں کی تمام کوششیں شیطان اور اس کے لشکر کی کوششوں کے ساتھ مل کر بھی انہیں ہلا نہیں سکتیں۔ ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں، اور ہمیں مسلسل کلام مقدس میں تلاش کرتے رہنا چاہیے تاکہ دیکھیں کہ آیا یہ باتیں یوں ہی ہیں۔" Evangelism, 223.

حق کے عظیم سنگِ میلوں، جو نبوتی تاریخ میں ہماری سمت کا تعین کرتے ہیں، کی بڑی احتیاط سے حفاظت کی جانی چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ انہیں ڈھا دیا جائے اور ان کی جگہ ایسے نظریات قائم کر دیے جائیں جو حقیقی روشنی کے بجائے الجھن پیدا کریں۔ سیلیکٹڈ میسیجز، کتاب 2، 101، 102۔

اس وقت مقدس کے معاملے میں ہمارے ایمان کو متزلزل کرنے کے لیے بہت سی کوششیں کی جائیں گی؛ لیکن ہمیں ڈگمگانا نہیں چاہیے۔ ہمارے ایمان کی بنیادوں میں سے ایک کھونٹی بھی اپنی جگہ سے نہ ہلائی جائے۔ حق بہر حال حق ہے۔ جو لوگ غیر یقینی کا شکار ہو جائیں گے وہ غلط نظریات کی طرف بہ جائیں گے، اور آخر کار وہ ان گزشتہ شہادتوں کے متعلق، جو ہمارے پاس اس بات پر رہی ہیں کہ حق کیا ہے، اپنے آپ کو منکر پائیں گے۔ قدیم سنگِ میل کو محفوظ رکھنا ضروری ہے، تاکہ ہم اپنی سمت نہ کھو دیں۔ مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 1، 55